78247 ـ مشقت كے ساتھ روزہ ركھنے كا اجروثواب

سوال

كيا اللہ تعالى كے ہاں روزے كا ثواب ايك جيسا ہى ہے، يا كہ روزے دار كى مشقت برداشت كرنے كے حساب سے ہو گا ؟
كيونكہ كچھ لوگ ٹھنڈے علاقے ميں روزے ركھتے جہاں پياس كا احساس نہيں ہوتا، اور كچھ لوگ سخت گرم علاقوں ميں رہ كر روزے ركھتے ہيں، ميں يہاں روزے كى حالت ميں دوسرے اعمال صالحہ كى بات نہيں كرتا، بلكہ صرف روزے كے اجروثواب كى بات كر رہا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر توعبادت كے ساتھ مشقت لازم ہے، يعنى اس طرح كہ اس مشقت كو برداشت كيے بغير وہ عبادت كى ہى نہيں جا سكتى، تو پھر جتنى زيادہ مشقت ہو گى اجروثواب بھى اتنا ہى زيادہ ہو گا.

اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كو فرمايا تھا:

" يقينا تجھے تيرى تھكاوٹ اور تيرے خرچ كے مطابق اجروثواب ملے گا "

اسے امام حاكم نے روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب و الترھيب حديث نمبر (1116) ميں صحيح قرار ديا ہے اور اس حديث كى اصل صحيحين ميں ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى مسلم كى شرح ميں كہتے ہيں:

قولہ صلى اللہ عليہ وسلم: " تيرى تھكاوٹ، يا فرمايا: تيرے خرچ كے حساب سے "

اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ عبادت ميں اجووثواب اور فضيلت كى كثرت تھكاوٹ اور خرچ زيادہ ہونے سے ہوتى ہے، اور وہ تھكاوٹ مراد ہے جس كى شريعت مذمت نہيں كرتى، اور اسى طرح خرچ بھى وہ جو قابل مذمت نہ ہو " انتہى.

اور قاعدہ و اصول يہ ہے كہ: مشقت كے حساب سے اجروثواب ہر چيز ميں نہيں، بلكہ كچھ اعمال خفيف ہيں ليكن ان كا اجروثواب بہت زيادہ ہے.

زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عمل جتنا بھی زیادہ اور مشقت والا ہو وہ اس عمل سے افضل ہے جو اس جیسا نہ ہو، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے:

" تیرا اجروثواب تیری تھکاوٹ کے حساب سے ہے "

اور کئی ایک صورتوں میں چھوٹا اور قلیل سا عمل بھی زیادہ عمل سے افضل ہوتا ہے، ان صورتوں میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

ایک تو یہ ہے کہ: مسافر شخص کے لیے نماز قصر کرنا پوری نماز ادا کرنے سے افضل ہے.

- ایک بار نماز باجماعت ادا کرنا اکیلے پچیس بار نماز ادا کرنے سے افضل ہے.

- اور یہ بھی ہے کہ: فجر کی دو رکعت چھوٹی ادا کرنا لمبی دو رکعت ادا کرنے سے افضل ہے.

- قربانی کر کے ا سکا کچھ گوشت کھا کر باقی صدقہ کرنا ساری قربانی صدقہ کرنے سے افضل ہے.

- نماز میں چھوٹی مکمل سورۃ پڑھنا بڑی سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنے سے افضل ہے، چاہے وہ لمبی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غالبا عادت یہی تھی. انتہی بتصرف.

دیکھیں: المنثور فی القواعد (2 / 415 - 419).

واللہ اعلم .